یوم شنبہ — ۲۲ ذی القعدہ ۱۳۷۳ھ

جلد ۴۳/۸ — ۲۴ وفا ہش ۱۳۳۳ — ۲۴ جولائی ۱۹۵۴ء — نمبر ۱۱۰

چیچا وطنی کے قریب مسافروں سے بھری ہوئی ایک کشتی

دریائے راوی میں غرق ہو گئی

لاہور ۲۳ جولائی۔ آج صبح دس بجے چیچا وطنی کے کشتیوں کے پل کے قریب دریائے راوی میں ایک کشتی ڈوب گئی۔ اس کشتی میں ۵۷ مسافر سوار تھے۔ ان میں سے ۴۵ مسافر محفوظ ہیں۔ اور بیس کا پتہ نہیں چلتا۔ اب تک دریا سے دو لاشیں برآمد ہو چکی ہیں حادثہ کی خبر سنکر منٹگمری کے ڈپٹی کمشنر اور دوسرے افسران ایک گھنٹہ کے اندر اندر موقعہ پر پہنچ گئے۔ تمام امدادی تدابیر اختیار کر لی گئی ہیں۔ غرق ہونے والے مسافروں کی لاشوں کو ڈھونڈنے کا کام تیزی سے جاری ہے۔ — منٹگمری کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے اس حادثہ کی منسٹیریل سطح پر تحقیقات کا حکم جاری کر دیا ہے ÷

اخبار احمدیہ

— ناصر آباد ۲۱ جولائی (بذریعہ ڈاک) مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت بفضلہ اچھی ہے۔ احباب اپنے پیارے امام کی صحت کے لئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں ÷

— لاہور ۲۳ جولائی (بوقت ساڑھے آٹھ بجے شب) حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق مندرجہ ذیل اطلاع موصول ہوئی ہے۔

"رات حضرت میاں صاحب کو نقرس کی وجہ سے بے چینی رہی۔ آج نقرس کی تکلیف میں کل کی نسبت قدرے کمی رہی۔ اور عام طبیعت بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے کچھ بہتر رہی"

احباب حضرت میاں صاحب کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں

— کراچی ۲۳ جولائی۔ مکرم و محترم چوہدری عبد اللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ جماعت کراچی کی طرف سے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے لئے دو مزید بکرے بطور صدقہ ذبح کئے گئے۔ نیز آپ کی بحالی صحت کے لئے دعائیں بھی جاری ہیں۔

— میڈرڈ ۲۱ جولائی۔ مکرم کرم الٰہی صاحب ظفر بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ وہ بخیریت میڈرڈ پہنچ گئے ہیں۔

— سیرالیون سے مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری نے بذریعہ تار مطلع فرمایا ہے۔ کہ محترم مولوی نذیر احمد علی صاحب ۲۲ جولائی کو بخیر و عافیت سیرالیون پہنچ گئے۔

احباب ہر دو مبلغوں کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں ÷

مشرقی بنگال کے سابق وزیر اعلیٰ مسٹر فضل الحق نے سیاسیات سے کنارہ کشی اختیار کر لی

میں جذبات کی رَو میں ایسی باتیں کہہ گیا جو مجھے کہنی نہیں چاہئیں تھیں۔

— مسٹر فضل الحق کا بیان —

ڈھاکہ ۲۳ جولائی۔ مشرقی بنگال کے سابق وزیر اعلیٰ مسٹر اے کے فضل الحق نے سیاسیات سے کنارہ کشی اختیار کر لی ہے۔ اور پچھلے دنوں انہوں نے پاکستان کے خلاف جو بیانات دیئے تھے ان پر افسوس ظاہر کیا ہے۔ آج ڈھاکہ میں اپنے دستخطوں سے انہوں نے ایک بیان جاری کیا۔ جس میں انہوں نے کہا کہ میں سوچے سمجھے ایسی باتیں کہہ گیا۔ جو مجھے کہنی نہیں چاہئیں تھیں۔ لیکن میرا مطلب در اصل وہ نہیں تھا۔ جو میں نے کہا اور نہ ہی میں نے یہ سوچا کہ جو کچھ میں کہہ رہا ہوں اس کے کیا نتائج ہوں گے۔ انہوں نے کہا میں پاکستان کا دشمن نہیں ہوں۔ اور نہ ہی میں اس کا برا چاہتا ہوں۔ مجھے افسوس ہے کہ میں نے ایسی باتیں کہیں جن سے پاکستان پر حرف آتا ہے۔ اب میں اپنی ضعیف العمری کی وجہ سے سیاست سے علیحدہ ہوتا ہوں ÷

ہندوستان نہری پانی کے متعلق پاکستان سے از سر نو بات چیت کرنے کو تیار ہے

تاہم یہ بات چیت سنہ ۱۹۵۲ء کے معاہدہ کی بنیاد پر نہیں ہو سکتی

— آل انڈیا ریڈیو کا اعلان —

نئی دہلی ۲۲ جولائی۔ نئی دہلی ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ اگر پاکستان چاہے تو نہری پانی کے متعلق از سر نو بات چیت شروع کی جا سکتی ہے لیکن یہ اس وعدے کی بناء پر نہیں ہو سکتی جو ہندوستان نے عالمی بنک سے سنہ ۱۹۵۲ء میں کیا تھا۔ ہندوستان نے یہ وعدہ کیا تھا کہ جب تک عالمی بنک کے زیر اہتمام بات چیت جاری رہے گی اس وقت تک دونوں ملک کوئی ایسی کارروائی نہیں کریں گے جس سے پانی کی موجودہ مقدار میں کمی واقع ہو۔ ہندوستان کو توقع تھی کہ یہ بات چیت زیادہ عرصہ جاری نہیں رہے گی۔ لیکن دو سال گزر چکے ہیں۔ ابھی بات چیت کا سلسلہ ختم ہونے میں ہی نہیں آتا۔ اس نے عالمی بنک کو مطلع کر دیا ہے کہ اب بات چیت کی کوئی بنیاد باقی نہیں رہی۔ کیونکہ ہندوستان کو امید نہیں ہے کہ بنک نے جو تجویز پیش کی ہیں۔ پاکستان انہیں قبول کرے گا۔

حکومت نے رضا کارانہ طور پر زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے ایک الگ فنڈ

— قائم کرنے کا فیصلہ کر لیا —

کراچی ۲۳ جولائی۔ حکومت پاکستان نے رضا کارانہ طور پر زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے ایک الگ فنڈ قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ حکومت نے یہ فیصلہ زکوٰۃ کمیٹی کی رپورٹ کی بناء پر کیا ہے۔ جو آج سے دو سال پہلے مرحوم ملک غلام بخش کی زیر صدارت قائم کی گئی تھی۔ زکوٰۃ کی فراہمی اور تقسیم کا انتظام مرکزی اور صوبائی تولیتی بورڈ کریں گے۔ زکوٰۃ جمع کرنے میں سہولت کی خاطر خاص کوپن چھاپے جائیں گے جو ہر ڈاک خانہ سے مل سکیں گے۔ حکومت نے کمیٹی کی یہ سفارش بھی منظور کر لی ہے۔ کہ گداگری ختم کر دی جائے۔ کیونکہ یہ اسلام کے نظریات کے منافی ہے۔ حکومت نے کمیٹی کے بعض ممبران کی اس رائے سے بھی اتفاق کیا ہے۔ کہ چونکہ زکوٰۃ محض خدا کی راہ میں دی جاتی ہے۔ اس لئے حکومت کی طرف سے زکوٰۃ وصول کرنے کا یہ مطلب نہیں ہوگا کہ دوسرے ملکی ٹیکسوں سے نجات مل جائے ÷

پاکستان اور شام کے درمیان فضائی معاہدہ پر دستخط ہو گئے

کراچی ۲۳ جولائی۔ آج کراچی میں پاکستان اور شام کے درمیان فضائی معاہدہ پر دستخط ہو گئے اس معاہدہ کی رو سے دونوں ملکوں کی ہوائی کمپنیاں ایک دوسرے کے ملک میں فضائی آمد و رفت کے حقوق استعمال کر سکیں گی شام کی طرف سے سفیر شام متعینہ پاکستان مسٹر جواد المرابط اور پاکستان کی طرف سے وزارت دفاع کے جوائنٹ سیکرٹری مسٹر حامد علی نے دستخط کئے۔

امریکہ جنوب مشرقی ایشیا کے ممالک کو امداد دیگا

واشنگٹن ۲۳ جولائی۔ امریکہ کے بیرونی امداد کے محکمہ کے ناظم مسٹر سٹین نے کہا ہے کہ ممکن ہے کہ ہند چینی کا مسئلہ طے ہونے کے بعد امریکہ جنوب مشرقی ایشیا کے ملکوں کو فنی اور فوجی امداد دے ÷

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے نقاف پریس میں طبع کرا کے ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کی۔

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر

کلام النبی صلے اللہ علیہ وسلم

دعا کس طرح کی جائے

عن انس قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا دعا احدکم فلیعزم المسئلۃ ولا یقولن اللھم ان شئت فاعطنی فانہ لا مستکرہ لہ

(صحیح بخاری)

ترجمہ:- حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی شخص دعا کرے تو وہ اپنی دعا پر زور دے اور اس طرح نہ کہے۔ اے خدا اگر تو چاہے تو مجھے دیدے۔ کیونکہ خدا کو کوئی مجبور کرنے والا نہیں ہے۔

اعلان برائے لجنات اماء اللہ

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے شعبہ تعلیم و تربیت کے ماتحت کتاب فقہ احمدیہ حصہ اول مصنفہ حضرت حافظ روشن علی صاحب کا امتحان ماہ اگست کے آخری ہفتہ میں منعقد ہوگا۔ امتحان کی تاریخ کی تبدیلی اسلئے کی گئی ہے کہ لجنات کی طرف سے امتحان دینے والی ممبرات کے نام موصول نہیں ہورہے ـــ تمام لجنات اماء اللہ پاکستان سے درخواست ہے کہ وہ اپنی اپنی لجنہ میں تحریک کرکے امتحان دینے والی ممبرات کے نام ارسال کریں۔ اگر کسی بہن کے پاس کتاب نہ ہو۔ تو دفتر لجنہ میں اطلاع دے کر بذریعہ وی۔ پی منگوالیں۔ سیکرٹری شعبہ تعلیم و تربیت لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ

چندہ امداد درویشاں کی تازہ فہرست

از مورخہ ۸/۶/۵۴ تا مورخہ ۲۰/۷/۵۴

(از مکرم مرزا عزیز احمد صاحب ایم اے انچارج دفتر حفاظت مرکز)

سابقہ اعلان کے بعد دفتر حفاظت مرکز ربوہ میں جو رقوم بحساب چندہ امداد درویشاں و صدقہ وغیرہ موصول ہوئی ہیں۔ وہ ذیل میں درج کی جاتی ہیں۔ اللہ تعالے تمام بھائیوں اور بہنوں کی حاجات کو پورا فرمائے اور انکو حسنات دارین سے نوازے اور ان کا حافظ و ناصر ہو۔ جنہوں نے یہ رقوم ارسال کرکے اپنے درویش بھائیوں کی امداد فرمائی اور دیگر مستحقین اور غرباء کی امداد کرکے اس کار خیر میں حصہ لیا ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

سابقہ دستور کے مطابق امسال بھی عید الاضحیہ کے موقع پر قادیان میں قربانی کا انتظام ہوگا اسلئے جو احباب قادیان قربانی کروانا چاہیں۔ وہ ۲۵ روپے فی جانور کے حساب سے قربانی کی رقم جلد از جلد دفتر ہذا میں ارسال فرمادیں۔ ان کی طرف سے قادیان میں قربانی کا انتظام کردیا جائے گا

جیسا کہ احباب کو معلوم ہوگا۔ حضرت صاحبزادہ میاں بشیر احمد صاحب مد ظلہ العالی آجکل لاہور میں زیر علاج ہیں۔ اگرچہ آپ کی طبیعت پہلے سے بہتر ہے مگر تاہم پوری طرح صحت نہیں ہوئی۔ اسلئے تمام احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ حضرت صاحبزادہ صاحب موصوف کی صحت کاملہ عاجلہ و درازیٔ عمر کے لئے دعائیں کرکے عند اللہ ماجور ہوں (انچارج دفتر حفاظت مرکز ربوہ)

(۱) مولوی نور محمد صاحب پنشنر و دیگر از جماعت احمدیہ علی پور گھلواں ضلع مظفر گڑھ (امداد درویشاں) ۳۰/-/-

(۲) ملک بشیر احمد صاحب زمیندار جھنڈو ضلع تھرپارکر سندھ 〃 ۲۵/-/-

(۳) بخت سوائی معرفت بخت بھری صاحبہ۔ صدر لجنہ اماء اللہ مجوکہ ضلع سرگودھا 〃 ۲۰/-/-

(۴) چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر رئیس التبلیغ امریکہ حال ربوہ (صدقہ) ۳۰/-/-

(۵) برادر محمد اسحاق صاحب اور شدید پر ائیر مارڈرن سٹور ربوہ (صدقہ حضرت صاحب) ۵/-/-

(۶) اہلیہ چوہدری بشیر احمد صاحب بی اے ظفر آباد اسٹیٹ سندھ (صدقہ برائے غریب و مستحق درویشاں) ۱/-/-

(۷) بیگم سید ارتضیٰ علی صاحب کراچی (امداد درویشاں) ۱۰/-/-

(۸) خواجہ محمد عبد اللہ صاحب بھن ضلع سرگودھا 〃 ۳/-/-

(۹) حریم بی بی صاحبہ ہمشیرہ ملک محمد بشیر صاحب درویش ربوہ 〃 ۱۰/-/-

(۱۰) والدہ سید کلیم اللہ شاہ صاحب ولد ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب چک ۷/۱۱ منٹگمری (برائے امداد درویشاں) ۳۰/-/-

(۱۱) فاطمہ صادقہ صاحبہ فاطمہ جناح میڈیکل کالج لاہور از طرف والد خود خواجہ عبد الرحمن صاحب (ترک صدقہ) ۱۰/-/-

(۱۲) شمیم لطیف صاحبہ مصری شاہ لاہور 〃 ۱۰/-/-

(۱۳) خواجہ بشیر احمد صاحب لیکچرار پاکستان ملٹری اکیڈیمی کاکول سرحد 〃 ۱۰/-/-

(۱۴) شمس الدین صاحب ہیڈ کلرک کرم ایجنسی پاراچنار و سرحد (نذرانہ جماعت برائے مستحق درویشاں) ۱۶/-/-

(۱۵) بیگم صاحبہ ملک خان صاحب نون سرگودھا معرفت ملک بہادر خان صاحب سیکرٹری مال سرگودھا (امداد درویشاں) ۱۰/-/-

(۱۶) ناظرہ بیگم صاحبہ معرفت میر محمد ابراہیم صاحب ریٹائرڈ پوسٹ ماسٹر پسرور ضلع سیالکوٹ 〃 ۵/-/-

(۱۷) ملک انور احمد صاحب ڈھاکہ (صدقہ عام) ۵/-/-

(۱۸) ملک محمد صدیق صاحب اسسٹنٹ اسٹیشن ماسٹر بادامی باغ لاہور 〃 ۵/-/-

(۱۹) حکیم سید بشیر احمد صاحب ہوشیار پوری بازار پنساریاں سیالکوٹ (فدیہ رمضان برائے درویشاں) ۲۰/-/-

(۲۰) سیدہ جمیلہ خاتون صاحبہ جہلم روڈ راولپنڈی (برائے صدقہ بکرا تین عدد جو ذبح کرائے گئے) منجانب عزیزان کیپٹن محمود احمد و میجر ممتاز احمد و کیڈٹ منور احمد صاحب ۶۰/-/-

(باقی)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

کامیابی کے مواقع پر سجدات شکر بجالاؤ

"واجب اور ضروری ہے کہ ہر کامیابی پر مومن خدا تعالے کے حضور سجدات شکر بجا لائے کہ اس نے محنت کو اکارت تو نہیں جانے دیا۔ اس شکر کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ خدا تعالے سے محبت بڑھیگی۔ اور ایمان میں ترقی ہوگی۔ اور نہ صرف یہی بلکہ اور بھی کامیابیاں ملیں گی۔ کیونکہ خدا تعالے فرماتا ہے کہ اگر تم میری نعمتوں کا شکر کروگے۔ تو البتہ میں نعمتوں کو زیادہ کرونگا اور اگر کفران نعمت کروگے۔ تو یاد رکھو۔ عذاب سخت میں گرفتار ہوگے"۔ (ملفوظات)

اعلان

مولوی محمد اقبال صاحب پسر حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی جہاں کہیں بھی ہوں۔ مہربانی فرماکر لاہور پہنچ جائیں۔ ان کی اشد ضرورت ہے۔ اگر کوئی دوسرے دوست اس اعلان کو پڑھیں تو وہ مہربانی فرماکر ان کو اطلاع دیدیں۔ (عبد المجید ناصر۔ شام نگر۔ لاہور)

درخواستہائے دعا

ملک ظہور احمد صاحب ولد ملک اللہ دتا صاحب چارکول مرچنٹ بدین سندھ جو نہایت مخلص احمدی ہیں۔ ان دنوں بہت بیمار ہیں اور حیدرآباد سندھ میں زیر علاج ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (ملک محمد عمر از حیدرآباد سندھ)

(۲) میرے والد مکرم عبد الحق صاحب کلرک دفتر امانت قریباً ۱½ سال سے متواتر بیمار چلے آ رہے ہیں۔ بزرگان سلسلہ ان کی صحت کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔ (عبد الرشید از جہلم)

(۳) میری لڑکی اقبال بیگم شمیم ٹائیفائڈ بخار سے علیل ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالے اسے بہت جلدی صحت کاملہ عطا فرمائے۔ نیز میں ملازمت سے سبکدوش ہوگیا ہوں اور اب بیکار ہوں۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالے معقول آمد بابرکت روزگار عطا فرمائے (عبد الغفور خان ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر کراچی)

(۴) میں اور میرے خاندان پر عرصہ ایک سال سے مقدمات دائر ہیں ـــ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالے باعزت طور پر بری کرے آمین (عبد العزیز احمدی چونڈہ)

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۲۴ وفا ۱۳۳۳ھش

مسلم لیگ اور عوام کا اعتماد

معاصر روزنامہ "نوائے وقت" لاہور کا کہنا ہے۔ کہ بہاولپور کے ڈائرکٹر اطلاعات و تعلقات عامہ کی طرف سے ایک غیر سرکاری پریس نوٹ جاری ہوا ہے۔ جس میں مسلم لیگ کی سرگرمیوں کے متعلق اطلاع دی گئی ہے۔ اس پر معاصر نے یہ اعتراض کیا ہے۔ کہ مسلم لیگی حکومت اور مسلم لیگ دو الگ الگ چیزیں ہیں۔ مسلم لیگ ایک سیاسی پارٹی ہے۔ مگر حکومت کی مشینری کے ساتھ اس کا کوئی تعلق واسطہ نہیں۔ اس لئے اس کو یہ اختیار نہیں۔ کہ وہ اپنے پراپیگنڈے یا اطلاعات کے لئے حکومت کے ذرائع کو استعمال کرے۔ اور حکومت کا خرچ کرے۔

معاصر کا یہ اعتراض درست ہے۔ اگرچہ بہاولپور میں مسلم لیگ پارٹی کی حکومت ہے۔ لیکن اس کے یہ معنی نہیں ہیں۔ کہ مسلم لیگ بطور ایک سیاسی پارٹی کے حکومت کی مشینری کو بھی استعمال کر سکتی ہے۔ یہ ایسی ظاہر بات ہے۔ کہ جس کا علم ہر مسلم لیگی اور غیر مسلم لیگی شہری کو اچھی طرح ہونا چاہیئے۔ اور ہے۔ اس لئے اگر یہ درست ہے۔ کہ ڈائرکٹر اطلاعات و تعلقات عامہ کی طرف سے کوئی ایسا پریس نوٹ شائع ہوا ہے۔ تو یہ ناجائز تجاوز پردال ہے۔ دراصل کوئی ایسا پریس نوٹ جس کا تعلق مسلم لیگ پارٹی کی سرگرمیوں سے ہو خود مسلم لیگ کی طرف سے ارسال کیا جانا چاہیئے تھا۔ اس کا اپنا ایک نظام ہے۔ اور وہ نظام حکومت کے نظام سے کوئی تعلق نہیں رکھتا۔

بظاہر تو شاید یہ ایک معمولی چیز نظر آئیگی۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ اس کے نتائج بڑے دور رس ہو سکتے ہیں۔ اور ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ مسلم لیگ کو جو نقصان پہنچا ہے۔ وہ شاید زیادہ تر اسی غلطی کی وجہ سے پہنچا ہے۔ کہ وہ سمجھتی رہی ہے۔ کہ چونکہ اسی کی حکومت ہے۔ اس لئے بطور ایک سیاسی پارٹی کے وہ حکومت کی مشینری کو بھی پارٹی مفاد کے لئے استعمال کر سکتی ہے۔

اس کا سخت نقصان دہ نتیجہ یہ ہوا ہے۔ کہ مسلم لیگ نے بطور پارٹی کے اپنے اصولوں کے مطابق عوام کا اعتماد حاصل کرنے کے لئے جیسا کہ چاہیئے کبھی کوشش نہیں کی۔ بلکہ اس نے عوام کو ان عناصر کے حوالے کر دیا ہے۔ جو اس کے نزدیک تخریبی عناصر ہیں۔ جنہوں نے اس کے اس تساہل اور غفلت سے فائدہ اٹھا کر عوام کو اس سے بدظن کرنے کے لئے وسیع پیمانے پر پراپیگنڈا جاری کر رکھا ہے۔

مسلم لیگی حکومت کا مدار مسلم لیگ پر اور مسلم لیگ کا مدار عوام کے اعتماد پر ہے۔ نہ کہ اس کے الٹ۔ جیسا کہ قائد اعظم کی وفات کے بعد شاید مسلم لیگ نے سمجھ رکھا ہے۔ کہ عوام کا دارومدار مسلم لیگ پر اور مسلم لیگ کا مدار مسلم لیگی حکومت پر ہے۔

یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ کوئی زبردست سے زبردست پارٹی بھی جو ایک وقت میں اپنی قوت بازو سے برسر اقتدار آجاتی ہے کبھی زندہ نہیں رہ سکتی۔ اگر وہ اپنے منبع یعنی عوام کے ساتھ گہرا تعلق نہ قائم رکھے، خواہ دوران اقتدار میں حکومت کے قبضہ میں کتنی قوت بھی کیوں نہ ہو۔ کوئی پارٹی محض اس لئے ہمیشہ زندہ نہیں رہ سکتی۔ کہ آج اس کے پاس حکومت کی طاقت ہے۔ حکومت تو چار دن کی چاندنی ہے۔ کسی پارٹی کی اصل طاقت عوام ہیں۔ اگر عوام کا اعتماد پارٹی پر باقی ہے۔ تو پارٹی بھی زندہ رہتی ہے۔ اور حکومت کے اقتدار پر بھی قابض رہتی ہے۔ لیکن اگر عوام کی بنیاد ہی نیچے سے کمزور پڑ جائے۔ تو پھر کوئی حکومتی طاقت بھی عمارت کو گرنے سے نہیں روک سکتی۔

ہمارا یقین ہے۔ کہ مسلم لیگ کے اصول ہی بہترین اصول ہیں۔ جو نہ صرف پاکستان کے لئے بلکہ تمام اسلامی ممالک کی بہبودی کے لئے مفید ترین ہیں۔ مگر افسوس ہے۔ کہ مسلم لیگ حکومت کے غرور میں اپنے اصولوں کو خود ہی فراموش کر بیٹھی ہے۔ اور اس کے پیش نظر اصول نہیں۔ بلکہ بڑی حد تک ذاتیات کی اہمیت رہ گئی ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ ایک مسلم لیگی رہنما جو قائد اعظم کے وقت میں مسلم لیگ کے اصولوں کو بہترین سمجھتا تھا۔ اور ان کی بنا پر مسلم لیگ کے اثر کو ملک و قوم میں بڑھانے کے لئے ہمہ تن کوشش کرتا تھا۔ آج وہ ان اصولوں کو حکومت کے ایک ذرا سے عہدے پر قربان کر دینے پر آمادہ ہو جاتا ہے۔ اور اصولوں کو بالکل ہی پس پشت ڈال دینا اس کو ذرا محسوس نہیں ہوتا۔

لہذا مسلم لیگ اگر زندہ رہنا چاہتی ہے۔ اور اپنے اصولوں سے پاکستان کو فائدہ پہنچانے کی متمنی ہے۔ تو اس کو حکومت کی طاقت پر تکیہ نہیں کرنا چاہیئے۔ بلکہ اسے اپنی طاقت کی عمارت عوام کے اعتماد پر استوار کرنی چاہیئے جس کا ایک ہی طریقہ ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ وہ اپنے اصولوں کی تبلیغ وسیع پیمانے پر کرے اور تخریبی عناصر کے فریبوں اور مکروں کو عوام پر واشگاف کرے۔ اور انہیں اپنے تصورات کی خوبیاں سمجھائے۔

اس کام میں البتہ مسلم لیگی حکومت بھی اس کی بڑی مدد کر سکتی ہے۔ اور وہ مدد یہ نہیں ہے۔ کہ حکومت عوام کے روپے سے یا حکومتی مشینری سے اس کی مدد کرے۔ بلکہ وہ عوام کی بہبودی کے لئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کرے۔ جن لوگوں کے ملک و قوم کے اہم کام سپرد کئے جائیں۔ وہ دیانتدار اور محنتی اور اپنے فن میں ماہر ہوں۔ رشوت، کنبہ پروری بلیک وغیرہ کا پورا پورا انسداد کرے وغیرہ وغیرہ

اس سے ہمارا یہ مطلب نہیں ہے۔ کہ حکومت کے موجودہ کارندے خدانخواستہ سب کے سب نکمے اور کام چور ہیں۔ بددیانت اور سست الوجود ہیں۔ نہیں۔ ہمارا یہ مطلب ہرگز نہیں۔ بلکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ حکومت کے اکثر کارندے واقعی محنتی اور دیانتدار ہیں۔ بیشک کالی بھیڑیں بھی ہیں۔ پھر یہی نہیں جیسا کہ مسلم لیگ کے دشمن کہتے ہیں۔ کہ حکومت نے سات سال کے عرصہ میں کوئی کام نہیں کیا۔ حکومت نے اسی عرصہ میں بڑے بڑے کام کئے ہیں۔ تقسیم کے وقت جس حال میں پاکستان کو چھوڑا گیا تھا۔ اس کو سب جانتے ہیں۔ مگر تھوڑی سی مدت میں حکومت نے اپنی بساط کے مطابق ملک کو ترقی کے عروج پر پہنچانے میں کوئی کوتاہی نہیں کی۔

بے شک ان سے بڑی بڑی غلطیاں بھی ہوتی ہیں۔ اور واقعی ہوئی بھی ہیں۔ مگر کون ہے۔ جو غلطیاں نہیں کرتا۔ مسلم لیگ کے دشمن حکومت کی غلطیوں کو اچھالتے ہیں۔ مگر مسلم لیگ بطور پارٹی کے دیکھتی ہے۔ اور کچھ بھی نہیں کرتی۔ اس لئے ہم آخر میں پھر عرض کرتے ہیں۔ کہ مسلم لیگ ایک سیاسی پارٹی ہے۔ ایک پارٹی ہے۔ جس کی طاقت عوام کے اعتماد پر ہے نہ کہ حکومت پر۔

نمائندگان کا انتخاب

ہر مجلس اپنے اراکین کی تعداد پر بیس یا بیس کی کسر پر ایک نمائندہ بھجوائے

سالانہ اجتماع کے موقعہ پر چونکہ تمام اراکین خدام الاحمدیہ خود شریک نہیں ہو سکتے۔ اس لئے ان کی نمائندگی کے طور پر یہ قاعدہ ہے۔ کہ ہر مجلس اپنے اراکین کی تعداد پر ہر بیس یا بیس کی کسر پر ایک نمائندہ بھجوا سکتی ہے۔ گویا ہر نمائندہ بیس خدام کی نمائندگی کرتا ہے۔ پس جملہ مجالس کو اسی اعلان کے ذریعہ اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ وہ سالانہ اجتماع میں اپنی مجلس کی نمائندگی کے لئے مقررہ تعداد کے مطابق نمائندگان کا انتخاب کریں۔ یہ انتخاب مجلس مقامی کے اجلاس عام میں ہونا چاہیئے۔ اور کثرت سے رائے جن کے حق میں ہو۔ ان کا نام ۱۵ اکتوبر تک دفتر مرکزیہ میں بھجوا دیں۔ (نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

بجٹ خدام الاحمدیہ

سالانہ اجتماع کے موقعہ پر خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا آئندہ سال کا بجٹ نمائندگان کے سامنے بغرض منظوری پیش کیا جاتا ہے۔ مرکز کی طرف سے جملہ مجالس کو تشخیص بجٹ کے فارم بھجوائے جا چکے ہیں۔ جملہ مجالس یہ فارم پر کر کے ۳۱ اگست تک دفتر مرکزیہ میں بھجوا دیں۔ تاکہ مرکز کی طرف سے بجٹ تیار کر کے اور طبع کرا کر کافی عرصہ پہلے جملہ مجالس کو بھجوایا جا سکے۔

یہ امر مدنظر رہے۔ ہمارا آئندہ سال یکم نومبر ۵۴ء سے شروع ہو کر ۳۱ اکتوبر ۵۵ء تک رہے گا۔ پس بجٹ آمد اس کو مدنظر رکھ کر بنایا جائے۔

(نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ہر ذی استطاعت احمدی کا فرض ہے۔ کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے اور اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے۔

قرآنی خوابیں

علم تعبیر الرویا کے چند بنیادی اصول

از محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل پرنسپل جامعۃ المبشرین

(۲)

(۳)

قیدیوں کے خواب

جب حضرت یوسفؑ جیل میں ڈالے گئے تو ان کے ساتھ دو اور نوجوان بھی قید ہوئے تھے ان دونوں نے قید خانہ میں حضرت یوسفؑ کو اپنے اپنے خواب سنائے اور تعبیر دریافت کی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

ودخل معہ السجن فتیان قال احدھما انی ارانی اعصر خمراً وقال الاخر انی ارانی احمل فوق راسی خبزاً تاکل الطیر منہ نبئنا بتاویلہ انا نراک من المحسنین ٥ (یوسف ۳۶)

"قید خانہ میں یوسفؑ کے ہمراہ دو جوان بھی تھے۔ ایک نے کہا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں انگوروں کو نچوڑ کر شراب تیار کر رہا ہوں دوسرے نے کہا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں سر پر روٹیاں رکھے ہوئے جا رہا ہوں۔ اور پرندے ان روٹیوں میں سے کھا رہے ہیں آپ نیک معلوم ہوتے ہیں۔ آپ ہمارے خوابوں کی تعبیر اور انجام بتائیں۔"

حضرت یوسفؑ نے انہیں توحید کا وعظ کرنے کے بعد ان کے خوابوں کی مندرجہ ذیل تعبیر بیان فرمائی

یا صاحبی السجن اما احدکما فیسقی ربہ خمراً و اما الاخر فیصلب فتاکل الطیر من راسہ

"اے میرے قید کے ساتھیو! تم میں سے ایک تو اپنے آقا کو پھر شراب پلانے پر مقرر ہو جائیگا۔ البتہ دوسرا مصلوب ہوگا۔ اور پرندے اس کے سر سے گوشت نوچ نوچ کر کھائیں گے"۔

حضرت یوسفؑ کی بیان کردہ تعبیر حرف بحرف پوری ہوئی۔ اس خواب اور اس کی تعبیر پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ خواب کی تعبیر ہر شخص کے مناسب حال ہوتی ہے۔ اور صحیح تعبیر وہی ہے جس کی واقعات سے تصدیق ہو جائے۔

(۴)

فرعون مصر کا خواب

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وقال الملک انی اریٰ سبع بقرات سمان یاکلھن سبع عجاف وسبع سنبلت خضر واخر یبست یا ایھا الملأ افتونی فی رءیای ان کنتم للرءیا تعبرون ٥ قالوا اضغاث احلام وما نحن بتاویل الاحلام بعلمین ٥ (یوسف ۴۳-۴۴)

کہ "شاہ مصر نے اپنے سرداروں سے کہا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے۔ کہ سات تنومند گائیں ہیں۔ ان کو سات دبلی گائیں کھا رہی ہیں اے میرے سردارو! میرے اس خواب کی تعبیر مجھے بتاؤ۔ اگر تم علم التعبیر میں ماہر ہو۔ انہوں نے کہا یہ تو پراگندہ اور بے ترتیب قسم کی خواب ہے۔ اور یوں ہم خوابوں کی تعبیر کے ماہر نہیں ہیں"۔

فرعون مصر اپنے دربار کے علماء سے مایوس ہو کر آخرکار حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس ایلچی بھیجتا ہے۔ حضرت یوسفؑ نے فرعون مصر کے خواب کی تعبیر یوں فرمایا۔

قال تزرعون سبع سنین دابا فما حصدتم فذروہ فی سنبلہ الا قلیلا مما تاکلون ٥ ثم یاتی من بعد ذالک سبع شداد یاکلن ما قدمتم لھن الا قلیلا مما تحصنون ٥ ثم یاتی من بعد ذالک عام فیہ یغاث الناس وفیہ یعصرون (یوسف ۴۷-۴۹)

کہ سات سال تک مسلسل آپ کے ملک میں عمدہ پیداوار ہوگی۔ پس ضروری ہے کہ خوراک کی ضروریات کے علاوہ جتنا اناج بچے اسے ان کی بالوں میں محفوظ رکھا جائے۔ ان سات سالوں کے بعد سخت قحط کے سال آئیں گے۔ جو تمام ذخیرے کو ختم کر دیں گے۔ اور سوائے محفوظ ترین غلہ کے کچھ نہ بچے گا۔ ان چودہ سالوں کے بعد پندرھواں سال ایسا آئے گا جس میں لوگوں کی فریاد رسی کی جائے گی۔ اس میں بارش برسے گی اور انگور اور دوسرے پھل کثرت سے ہوں گے۔ جنہیں لوگ نچوڑیں گے۔

حضرت یوسف علیہ السلام کی یہ بیان فرمودہ تعبیر تاریخی طور پر واقعات کے مطابق ثابت ہوئی۔ فرعون مصر نے یہ تعبیر سنتے ہی حضرت یوسفؑ کی فراست اور ان کی بزرگی کو معلوم کر لیا اور اس نے انہیں بلا کر اپنے ملک کا وزیر خزانہ مقرر کر دیا۔ حضرت یوسفؑ کی تعبیر سے ثابت ہے کہ فرعون مصر کا یہ خواب سچا خواب تھا۔ اور انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے علم التعبیر دیا گیا تھا۔ اس کے مطابق انہوں نے فرعونِ مصر کے خواب کی تعبیر بیان کی۔ جس کے نتیجہ میں اہل ملک ہلاکت سے بچ گئے۔ اور آنے والے تنگی کے سالوں کے لئے ملک میں مناسب ذخیرہ کر لیا گیا۔

(۵)

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے تین خواب

مکی زندگی میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر صریح وحی کے علاوہ بہت سے کشوف اور خواب بھی ظاہر فرمائے جن کا احادیث میں ذکر موجود ہے۔ قرآن مجید نے صریح طور پر مکی زندگی کی ایک رویا ذکر فرمائی ہے۔ اور مدنی زندگی کے دو خوابوں کا ذکر فرمایا ہے۔ مکی زندگی کے رویا کے متعلق فرمایا ہے:۔

وما جعلنا الرءیا التی اریناک الا فتنۃ للناس (الاسراء ۶۰)

کہ جو رویا ہم نے آپ کو دکھائی ہے۔ اس سے لوگوں کا امتحان مقصود ہے"۔

اسی سورۂ اسراء کی پہلی آیت میں مذکور ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

سبحن الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصا الذی بارکنا حولہ لنریہ من ایاتنا انہ ھو السمیع البصیر (بنی اسرائیل ۲)

کہ "وہ ذات پاک ہے جس نے اپنے بندے کو راتوں رات مسجد الحرام سے لے کر مسجد اقصےٰ تک سیر کرائی۔ جس مسجد اقصےٰ کا ماحول نہایت مبارک ہے۔ تا ہم اپنے بندے کو نشانات دکھائیں۔ اللہ تعالیٰ سننے والا اور دیکھنے والا ہے"۔

یہ مبارک رویا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مشن کی تعیین کرتی ہے۔ آپؐ تمام دنیا کی قوموں کے لئے مامور ہیں۔ اور آپؐ کا مشن آدمؑ کی ساری نسل کے لئے ہے۔ آپؐ کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ ساری نسل آدم کو ایک مرکز پر جمع کرے گا۔ آپؐ کے ذریعہ سے اسمٰعیلی قبیلہ اور اسرائیلی قبیلہ اکٹھے کر دیئے جائیں گے اور بیت الحرام کو ساری دنیا کے لئے نقطۂ مرکزی قرار دے دیا جائے گا۔ یہ رویا مکی زندگی میں کفار کے لئے یقیناً ہنسی اور تمسخر کا مقام تھی۔ انہوں نے کہا کہ مکے کی گلیوں میں پھرنے کی اجازت نہیں ہے۔ مگر بیت المقدس تک کی فتوحات کے خواب دیکھے جا رہے ہیں۔ اپنے گھر میں لوگ مانتے نہیں۔ مگر ساری قوموں کو اپنے پرچم کے نیچے باندھنے کے تصور دیکھے جا رہے ہیں۔ یہ رویا اللہ تعالیٰ کی طرف سے تھا۔ اگرچہ حالات نامساعد ہوں۔ لیکن الٰہی وعدے پورے ہو کر رہتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کی یہ ساری باتیں ایسے طور پر پوری ہوئیں کہ دشمنوں کو بھی انکار کی طاقت نہ رہی۔ یہ رویا اسراء کے متعلق ہے۔ اور معراج کا رویا سورہ نجم کی آیات سے مستنبط ہوتا ہے۔ جن میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے روحانی عروج کا انتہائی کمال بتایا گیا ہے۔ (باقی)

مسجد تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ

اندازہ خرچ تیرہ ہزار کے قریب جو بھی اللہ تعالیٰ کا گھر اخلاص ہمت سے بناتا ہے۔ اس کے لئے بڑی بشارتیں ہیں۔ اشد ضرورت ہے۔ احباب اور بہنیں توجہ فرمائیں:

ناظر تعلیم و تربیت ربوہ

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر — پڑھے —

جماعت احمدیہ کا ہر فرد آنے والی نسلوں کیلئے نمونہ ہونا چاہیئے

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جماعت احمدیہ کو موجودہ لوگوں اور آنے والی نسلوں کے لئے بطور نمونہ قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"ضروری ہے کہ انسان دیدہ دانستہ اپنے آپ کو گناہ کے گڑھے میں نہ ڈالے۔ ورنہ وہ ضرور ہلاک ہوگا۔ کیونکہ جو شخص دیدہ دانستہ زہر کھاتا ہے یا کوئیں میں گرتا ہے۔ وہ نہ دنیا کے نزدیک قابل رحم ٹھہر سکتا ہے۔ نہ اللہ کے نزدیک اس لئے یہ ضروری ہے۔ اور بہت ضروری ہے۔ خصوصاً ہماری جماعت کے لئے جس کو اللہ تعالیٰ نے نمونہ کے طور پر انتخاب کیا ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ آنے والی نسلوں کے لئے یہ جماعت ایک نمونہ ٹھہرے۔ کہ جہاں تک ممکن ہو۔ بد صحبتوں۔ بد رفیقوں اور دوستوں سے پرہیز کرے۔ جو اس کی روحانیت پر بُرا اثر ڈالتے ہیں۔ اور اپنے آپ کو نیکی کی طرف لگائے اور اپنی ہر ایک حرکت اور سکون میں نگاہ رکھے کہ وہ اس کے ذریعہ سے دوسروں کے لئے ایک ہدایت کا نمونہ قائم کرتا ہے یا نہیں۔"

(تقریر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلسہ سالانہ ۱۹۰۴ء)

حضور کے اس ارشاد کی روشنی میں جب ہم جماعت میں بعض نئے داخل ہونے والوں یا بعض کالجوں میں تعلیم حاصل کرنے والوں۔ یا یورپین سوسائٹی میں اٹھنے بیٹھنے والوں کی عملی حالت کو دیکھتے ہیں۔ تو ان کی شکلوں لباس اور عادات سے ہمارے سامنے وہ تصویر نہیں آتی۔ جو اسلام آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہماری زندگیوں کے ذریعے دنیا کو دکھانا چاہتے ہیں۔ اس لحاظ سے ہمارے لئے یہ سوال خاص اہمیت رکھتا ہے۔ اور پوری سنجیدگی سے غور کرنے کے قابل بن جاتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت سے قبل گو اسلامی تعلیم قرآن کریم میں موجود تھی۔ مگر عملی لحاظ سے مفقود تھی اب جب کہ ہماری جماعت کا یہ دعوےٰ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم پر عمل کر کے ہماری جماعت شریعت اسلامیہ کو اپنے عمل سے دنیا میں قائم کریگی اور دین کے ہر حصہ میں دوبارہ زندگی کی روح پھونکے گی۔ تو ہمارا فرض ہے۔ کہ شریعت اسلام کے ہر حصہ پر پوری طرح عمل کریں ورنہ دنیا کے لوگ اس بات کو کس طرح سمجھ سکیں گے۔ کہ واقعی اسلام کی ہر تعلیم قابل عمل ہے۔ کیونکہ بغیر عملی نمونہ کے کسی صداقت کا سمجھنا اور اس پر عمل پیرا ہونا ممکن نہیں۔ پس ہم اپنی ذمہ داری سے اس وقت تک عہدہ برآ نہیں ہو سکتے۔ جب تک کہ ہم عملی طور پر اسلام کی تعلیم کا کامل نمونہ اپنی زندگیوں سے دنیا کے سامنے پیش نہ کریں۔ مگر افسوس ہے۔ کہ بعض نوجوان اپنی ذمہ داریوں کو نہیں سمجھتے۔ اور یہ خیال کرتے ہوئے کہ اسلام یا شریعت اسلام کو اس امر سے کیا تعلق ہے۔ کہ ہم ڈاڑھی رکھتے ہیں یا نہیں موجودہ عیسائی تمدن کے زیر اثر داڑھی نہیں رکھتے۔ اسی طرح اردگرد کے حالات سے متاثر ہو کر انگریزی لباس کی نقل کرنے میں خوشی محسوس کرتے ہیں اور اس پر فخر کرتے ہیں کہ نکٹائی لگائی جائے۔ پتلون اور ہیٹ پہنی جائے۔ سگرٹ نوشی کی جائے۔ حالانکہ ہمارے آقا و مولا حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد ہمارے سامنے ہے کہ من تشبہ بقوم فھو منھم یعنی جو شخص دوسری قوم کے ساتھ مشابہت اختیار کرتا ہے۔ وہ انہی میں سے ہو جاتا ہے۔ ہمارے زمانہ کے مامور اور مصلح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو ہمارے لئے اسوہ حسنہ ہیں بار بار بتایا ہے کہ ہماری جماعت کے قیام کی غرض دنیا میں خالص اسلامی تمدن کا قیام ہے۔ چنانچہ جب ایک دوست نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے انگریزی وضع قطع اور لباس کے متعلق دریافت کیا۔ تو آپ نے فرمایا:۔

"انسان کو جیسے باطن میں اسلام دکھانا چاہیئے۔ ویسے ہی ظاہر میں بھی ان لوگوں کی طرح نہیں بننا چاہیئے۔ جو انگریزی لباس کو یہاں تک اختیار کرتے ہیں۔ کہ عورتوں کو بھی اس لباس اور وضع میں دکھانا پسند کرتے ہیں۔ جو شخص ایک قوم کے لباس کو پسند کرتا ہے۔ تو پھر وہ آہستہ آہستہ اس قوم کو اور اس کے دوسرے اوضاع و اطوار کو حتیٰ کہ مذہب کو بھی پسند کرنے لگتا ہے۔ اسلام نے سادگی کو پسند فرمایا ہے۔ تکلفات سے منع کیا ہے۔"

(فتاویٰ احمدیہ جلد دوم۔ صفحہ ۵۴)

نیز حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام داڑھی کے متعلق فرماتے ہیں۔

"داڑھی کا جو طریق انبیاء اور راستبازوں نے اختیار کیا ہے۔ وہ بہت پسندیدہ ہے خدا نے یہ ایک امتیاز عورت اور مرد کے درمیان رکھ دیا ہے۔ مسلمان کو اپنے ہر ایک حال میں اور وضع قطع میں غیر قوموں سے جدا رکھنی چاہیئے۔ جب ایک شخص ایمان لاتا ہے۔ تو پھر ڈرنا کس چیز سے ہے۔ اور وہ کونسی چیز ہے۔ جس کی خواہش اب اس کے دل میں باقی رہ گئی ہے کیا کفار کی رسوم و عادات کی۔ اب اسے ڈر چاہیئے تو خدا کا۔ اور اتباع چاہیئے تو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی کسی ادنیٰ سے گناہ کو خفیف نہ جاننا چاہیئے بلکہ صغیرہ سے ہی کبیرہ بن جاتے ہیں۔ اور صغیرہ کا ہی اصرار کبیرہ ہے۔ ہمیں تو اللہ تعالیٰ نے ایسی فطرت ہی نہیں دی۔ کہ ان کے لباس یا پوشش سے فائدہ اٹھائیں۔ ہر ایک انسان کے دل کا خیال ہے۔ بعض داڑھی مونچھ منڈوانے کو خوبصورتی سمجھتے ہیں، مگر ہم کو اس سے ایسی سخت کراہت ہے کہ سامنے ہو تو کھانا کھانے کو جی نہیں چاہتا۔"

(بدر ۱۹۰۳ء دسمبر ۱۹۰۷ء)

تمباکو نوشی کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"یہ ایک لغو اور اسراف کا فعل ہے اور مومن کی شان ہے۔ والذین ھم عن اللغو معرضون۔ اگر یہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت میں ہوتا تو آپ اپنے صحابہ کے لئے کبھی پسند نہ فرماتے"

(الحکم ۲۴ مارچ ۱۹۰۳ء)

نیز فرمایا:۔

"تقویٰ یہی ہے کہ اس سے نفرت پرہیز کریں۔ مونہہ میں اس سے بدبو آتی ہے۔ اور یہ ایک منحوس صورت ہے کہ انسان دھوآں اپنے اندر داخل کرے اور پھر باہر نکالے۔ عمدہ تندرست وہ آدمی ہے جو کسی شے کے سہارے زندگی بسر نہیں کرتا۔"

(بدر اپریل ۱۹۰۳ء)

نیز فرمایا:۔

"انسان عادت کو چھوڑ سکتا ہے۔ بشرطیکہ اس میں ایمان ہو۔ میں حقہ کو منع کرتا اور ناجائز قرار دیتا ہوں۔" (فتاویٰ احمدیہ)

نیز آپ کے ایک اشتہار مورخہ ۲۹ مئی ۱۸۹۸ء کا ملخص یہ ہے:۔

"میں نے چند ایسے دوستوں کی شکایت سنی تھی۔ کہ وہ پنجوقت نماز میں حاضر نہیں ہوتے تھے اور بعض ایسے تھے کہ ان کی مجلسوں میں ٹھٹھے اور ہنسی اور حقہ نوشی اور فضول گوئی کا شغل رہتا تھا۔ . . . . اس لئے میں نے بلا توقف ان سب کو یہاں سے نکال دیا ہے۔ تاکہ دوسروں کے ٹھوکر کھانے کا موجب نہ ہوں۔"

. . . .

. . . .

. . . .

. . . .

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مندرجہ بالا ارشادات کی روشنی میں جماعت کے ہر مخلص احمدی اور نوجوان سے پُر زور اپیل کی جاتی ہے کہ اسلامی تمدن کو مدنظر رکھتے ہوئے جو کہ حضور کے ان ارشادات سے ظاہر و باہر ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم اپنی زندگیوں کو اس پاک اسوہ کے مطابق بنائیں۔ تا ہم حقیقی رنگ میں دنیا کے لوگوں کے لئے بطور نمونہ قرار پا سکیں۔

یہ کس قدر عزت اور شرف کا مقام ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں عطا فرمایا۔ کاش ہم اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں اور اپنے ماحول اور تمدن کی رو میں بہہ کر اس شرف کو ضائع نہ کر بیٹھیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہمیں دیا گیا ہے۔

رائل پاکستان نیوی میں بھرتی

نہم و میٹرک پاس نیز سائنس والے میٹرک بالترتیب ۲۹/۸ و ۲۹/۸ و ۳/۵۷ ابتدائی مشاہرہ پر بحری فوج میں لئے جاتے ہیں۔ بشرطیکہ ان کی عمر بالترتیب ۱۵ تا ۱۷½ و ۱۵ تا ۱۷½ اور ۱۴ تا ۱۷½ ہو۔ وردی سرکاری۔ بھرتی کے لئے تحریری امتحان میں ۵۰ فیصدی نمبر لینے لازم ہیں۔ پروگرام دورہ بھرتی سٹاف سول لاہور۔ ۱۲ جنوری ۲۱ میں ملاحظہ فرما دیں۔

ناظر تعلیم و تربیت ربوہ

عذرِ گناہ بدتر از گناہ

(از روزنامہ الجمعیت دہلی)

ہندو مہاسبھا کے اجلاس حیدرآباد میں [illegible] نے کھلم کھلا کہا تھا۔ کہ ہم ہندوستان کے چار کروڑ مسلمانوں کو شاستر اور شستر (طاقت) کے زور سے ہندو بنا لیں گے۔ ان بہادروں نے کہنے کو تو یہ اعلان کر دیا مگر وہ اس کو نباہ نہ سکے۔ اور مہاسبھا کے اخبارات یہی کہتے رہے۔ کہ شدھی کا کام پُرامن طریقہ سے انجام دیا جائے گا۔ اور کسی کو زبردستی ہندو نہیں بنایا جائے گا۔ مگر جب ہم نے متعدد بار لکھا کہ اخبارات میں تو پُرامن شدھی کا اعلان کیا جائے مگر حیدرآباد کے اجلاس میں کہا جائے۔ کہ چار کروڑ مسلمانوں کو طاقت کے زور سے شدھ کیا جائیگا۔ آخر ان میں سے کون سی بات سچی ہے؟ اس سوال کا جواب ہندو مہاسبھا اور شدھی کے علمبرداروں سے آج تک نہ بن سکا۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان حضرات سے محاکمانہ باز پرس ہوئی ہے۔ کہ ایسی تقریریں بھرے اجلاس میں کیوں کی گئیں اور انہیں خود آریہ سماجی اور مہاسبھائی اخبارات میں کیوں شائع کیا گیا۔ ایسی تقریروں سے تو دوسرے فرقے ڈر جائیں گے۔ اور ساری دنیا میں پروپیگنڈا کیا جائے گا۔ کہ ہندوستان میں طاقت کے زور سے مسلمانوں کو شدھ کرنے کا پلان بنا لیا گیا ہے۔

اب ظاہر ہے۔ کہ اس باز پرس کا جواب ان حضرات کے پاس کیا ہو سکتا ہے؟ مگر انہوں نے اپنا دامن بچانے کے لئے بہت سوچ بچار کے بعد ایک راہ نکال ہی لی۔ اور وہ یہ کہ ملاپ حیدرآباد میں جو تقریر شائع ہوئی تھی۔ وہ کاتب کی غلطی سے کچھ سے کچھ ہو گئی۔ چنانچہ معاصر ملاپ حیدرآباد نے اپنے کئے کرائے پر پانی پھیرنے کے لئے "کاتب کی غلطی سے" کے عنوان سے ایک اداریہ میں لکھا ہے کہ "غلطی الزام لگانے والوں کی نہیں تھی خود ملاپ کے ایک کاتب کی تھی" نیز شاستر اور شستر (طاقت) کے الفاظ "واقعی قابلِ اعتراض اور سراسر ناجائز ہیں" پھر لکھا ہے کہ کاتب کو لکھنے کے لئے جو الفاظ دیئے گئے وہ یہ تھے "اگر زبردستی کی، تو انہیں شدھ کرنے کے لئے ہم شاستر اور شاستر ارتھ (مناظرہ) دونوں سے کام لیں گے" گویا کاتب نے غلطی سے شاستر ارتھ (مباحثہ) کو شستر (طاقت) لکھ دیا۔ مگر سوال یہ ہے کہ کاتب حلیم کو حلم تو لکھ سکتا ہے مگر کس طرح لکھ دے گا؟ کیا کاتب اتنا بڑا عالم ہے کہ ایک غلط لفظ کو نباہنے کے لئے تقریر کا سیاق و سباق ہی بدل دے؟ اور اصل تقریر جس میں شستر (طاقت) کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ ملاپ حیدرآباد ۱۰ مئی گذشتہ میں اس طرح شائع ہوئی ہے:

"مسلمانوں کو سمجھ لینا چاہیئے کہ ہم ان کو ان کی عزیز ترین چیز اپنے درشن اور شاستر واپس کر جاتے ہیں جس سے وہ مدتوں سے اپنا دھرم تبدیل کرنے کی وجہ سے محروم رہے ہیں۔ ہم مسلمانوں کو عقل، دلیل اور اپنے دھرم کی برتری کا احساس کرا کے واپس دھرم میں لانا چاہتے ہیں۔ اس کے باوجود بھی اگر ضرورت پڑی۔ تو انہیں شدھ کرنے کے لئے شاستر اور شستر (طاقت) دونوں سے کام لیا جائے گا۔

آپ نے کہا کہ ہم کانگرس کے محتاج نہیں ہوں گے۔ ہم ووٹوں کا توڑ ہے۔ اگر یہ لوگ رکاوٹ نہ ڈالیں تو ہم شدھی کی تحریک بہت زور سے شروع کر سکتے ہیں۔

آگے خود مقرر نے اس کی وضاحت کی ہے کہ ہندو ازم کو اگریسو (جارحانہ) ہندو ازم ہونا چاہیئے نہ کہ شانتی پوردک (امن پسند) ہندو دھرم۔"

لطف یہ ہے۔ کہ حیدرآباد کے تقریباً تمام اخبارات کے رپورٹروں اور خبر رساں ایجنسیوں نے لفظ "شستر" (طاقت) ہی قلمبند کیا ہے۔ اور یہی لفظ تمام اخبارات میں شائع ہوا ہے۔ تو کیا تمام اخبارات کے کاتبوں نے کوئی کانفرنس کر کے کتابت کی غلطی فرمائی تھی؟ اس کے علاوہ یہ کہ اصل تقریر میں کہا گیا ہے کہ "پہلے ہم مسلمانوں کو عقل، دلیل اور اپنے دھرم کی برتری کا احساس کرائیں گے" لیکن جناب یہ عقل، دلیل اور دھرم کی برتری کا احساس شاستر ارتھ (بحث و مباحثہ) ہی میں کرایا جاتا ہے۔ لیکن اگر مسلمانوں کو ان ہتھکنڈوں سے بھی احساس نہ ہوا، تو پھر کیا پھر بھی مباحثہ کا سلسلہ جاری رہیگا؟ یا عقل، دلیل اور دھرم کی برتری کے بعد "شستر" (طاقت) سے کام لیا جائے گا؟ عجیب ہے کہ کاتب نے ایک لفظ کی غلطی کر کے پوری عبارت مربوط کر دی۔ اور پھر کیا یہ الفاظ بھی کاتب نے غلطی سے بڑھا دیئے تھے۔ کہ ہندو ازم کو اگریسو (جارحانہ) متشدد (انتہا پسند) ہندو ازم ہونا چاہیئے۔ اگر بات یہ ہے۔ تو اس کا جوڑ شاستر ارتھ (مناظرہ) سے ملتا ہے۔ یا شستر (طاقت) سے؟ اور پھر یہ کون سا تاریخی کاتب ہے جس نے ہندو دھرم کو اگریسو (متشدد و انتہا پسند) قرار دیتے ہوئے غلطی سے یہ بھی لکھ دیا کہ نہ کہ شانتی پوردک (امن پسند) ہندو دھرم۔ یعنی ہندو دھرم امن پسند نہیں ہے۔ وہ اگریسو ہے یعنی تشدد پسند اور جارح۔ لہٰذا عقل اور دلیل کی باتوں کے بعد مسلمانوں کی خبر شستر (تلوار) ہی سے لی جائیگی۔ یہ ساری باتیں کس قدر مربوط ہیں جن کے لئے کسی کاتب کی غلطی کو ذرہ برابر بھی پیش نہیں کیا جا سکتا۔ (الجمعیۃ ۲۳ جولائی ۱۹۵۵ء)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کشف ۱۸۹۱ء

"ہمیں اس تحریک کے متعلق یہ نظر آتا ہے۔ کہ اس میں حصہ لینے والوں کی تعداد پانچ ہزار کے اردگرد چکر کھا رہی ہے۔ گویا اس میں حصہ لینے والوں کی تعداد اتنی ہے۔ جتنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کشف (۱۸۹۱ء) میں بیان ہوئی۔

"جن دوستوں کے ذمہ گذشتہ سالوں میں سے ایک یا ایک سے زیادہ سالوں کا تحریک جدید کا چندہ واجب الادا ہے۔ وہ اپنے وعدوں کو جلد سے جلد پورا کریں۔ تا ان کا نام فہرست انیس سالہ میں آجائے۔ اور فہرست کی اشاعت پر ان کو کفِ افسوس نہ ملنا پڑے۔ کیونکہ یہ فہرست ہر جماعت اور ہر لائبریری اور ہر مجاہد کو وکیل المال تحریک جدید ربوہ کا دفتر بھیجے گا۔ پس آپ اپنا نام اس فہرست میں لکھوا لیں۔ (وکیل المال)

"اگر وہ اپنے وعدوں کو پورا نہیں کر سکتے۔ تو یا تو ہم سے معافی لے لیں یا اپنے نام فہرست سے کٹوا لیں تاکہ نہ تو خود گنہگار رہیں۔ اور نہ صحیح لسٹ کے متعلق ہمیں دھوکہ لگے۔"

معافی لینے کی صورت میں بے شک وہ وعدہ خلافی کے گناہ سے بچ جائیں گے مگر ان کے وہ سال جن کی معافی لی۔ خالی ہو جائیں گے۔ اور جن کا بقایا یا خالی سال ہوں گے۔ ان کا نام فہرست میں نہیں آ سکتا۔ اس لئے ایسے احباب جو کسی نہ کسی صورت میں حضور سے معافی لینا چاہیں حضور کے ارشاد ذیل پر عمل فرمالیں۔ تا ان کا نام فہرست سے رہ نہ جائے۔ فرمایا:-

"اگر حالت ٹھیک نہیں۔ مالی حالت کمزور ہوگئی ہے۔ تو دفتر سے پچھلا بقایا معاف کراؤ۔ اور آئندہ حالات کے مطابق وعدہ کرو۔" نیز یہ بھی یاد رہے کہ "موجودہ مالی الہٰی اور خدمتِ دین کی جدوجہد میں تھک گیا وہ تباہ ہو گیا۔"

اللہ تعالیٰ آپ کو اس جہادِ کبیر میں حصہ لیتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

نوٹ:- ہر وہ مجاہد جو پہلے دس سال کا چندہ ادا کر کے آئندہ شامل نہیں ہو سکا۔ اگر اسے توفیق ہے۔ تو اپنی موجودہ مالی حالت کے مطابق گیارہویں سال سے سال ۱۹ تک ادا کر کے سابقون الاولون کی اس فہرست میں شامل ہو سکتا ہے۔ (وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

خدام الاحمدیہ کا آئندہ سالانہ اجتماع

ہمارا سالانہ اجتماع انشاء اللہ تعالیٰ حسبِ سابق اکتوبر کے آخر یا نومبر کے شروع میں ربوہ میں منعقد ہو گا۔ معین تاریخوں کا عنقریب اعلان کر دیا جائے گا۔ لیکن بعض ایسے امور ہیں۔ جن کی طرف ابھی سے توجہ دینی ضروری ہے۔ مثلاً

(۱) **چندہ سالانہ اجتماع:-** اس کی ابھی سے مقررہ شرح کے مطابق وصولی ضروری ہے۔ تا مقررہ وقت تک روپیہ جمع ہو جائے۔ اور منتظمین سہولت سے اپنا کام کر سکیں۔

(۲) **بجٹ کی تیاری:-** چونکہ ہمارا آئندہ سال یکم نومبر ۱۹۵۵ء سے شروع ہو گا۔ اس لئے یکم نومبر ۱۹۵۵ء سے ۳۱ اکتوبر ۱۹۵۶ء تک کا بجٹ اجتماع کے موقعہ پر پیش ہو گا۔ لیکن اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ تمام مجالس اپنے بجٹ ۱۵ اگست ۱۹۵۵ء تک دفتر مرکزیہ میں بھجوا دیں۔ تاکہ بجٹ عمومی تیار ہو سکے۔ بجٹ فارم مجالس کو بھجوائے جا چکے ہیں۔

(۳) امسال انشاء اللہ تعالیٰ اجتماع کے موقعہ پر نائب صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا انتخاب بھی ہو گا جس کے لئے مفصل اعلان شائع ہو چکا ہے۔ کہ مجالس کو اس بارہ میں تیار رہنا چاہیئے۔ اور حسبِ اعلان فوری طور پر اس کے مطابق عمل کر کے رپورٹ کریں۔ یہ تینوں امور نہایت ضروری ہیں۔

(نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

جماعتوں کے بجٹ کی تشخیص!

نظارت بیت المال نہایت افسوس سے اعلان کرتی ہے۔ کہ اکثر جماعتوں نے باوجود الفضل میں بار بار اعلان کے بجٹ چندہ عام و حصہ آمد اور تحریک خاص مقررہ میعاد ۳۰ جون تک ارسال نہیں کئے۔ اس لئے مجبوراً اس میعاد کی توسیع ۳۱ جولائی تک کی جاتی ہے۔ انسپکٹران بیت المال کو ہدایت کی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنے اپنے حلقوں کے بجٹ معہ جدید تحریک سفارش زیادہ سے زیادہ ۱۵ اگست تک ارسال کرنے کے ذمہ دار ہوں گے۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

84

جنگ کے ہتھیار

آغاز اسلام سے اس وقت تک

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے غزوات میں سیاست دفاع وفن حرب وضرب کے بہترین واعلیٰ ترین اصولوں پر عمل کرکے امت کے لئے بے مثل حدیث چھوڑی ہے۔ مگر غفلت و کوتاہی کہیئے۔ یا بے پروائی کہ نہ تو اہل اسلام نے اسے اسوہ عمل بنایا۔ اور نہ دنیائے مغرب کے علماء اور ماہرین نے اس پر کوئی روشنی ڈالی بطور مثال آنحضرتؐ نے غزوۂ خندق میں جو طریق کار اختیار کیا۔ اس پر ساڑھے تیرہ سو سال بعد دوسری عالمی جنگ میں عمل کیا گیا۔ مگر اختراع جدید کا نام دے کر ۱۹۱۴-۱۸ء تک مغرب کے دفاعی مبصر تیز رفتار تاتاری رسالوں کی شمشیر زنی ونیزہ بازی اور توپوں کو متحرک بنانے والی اسپہ گری کے افسوں زدہ تھے۔

اس لئے فوجوں میں رسالے کی تعداد کافی ہوتی تھی۔ چھوٹی بڑی توپیں گھوڑوں کی کئی کئی جوڑیوں کی مدد سے ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جاتی تھی۔ پلٹن کو ان سے بچانے کے لئے تیز رائفلوں سے لیس کیا جاتا تھا۔ اس کے علاوہ ہاٹچکس مشین گنوں اور ورکر میکسم گنوں (بھاری مشین گنوں) سے بھی مسلح کیا جاتا تھا۔ اور ساتھ ہی مورچہ کھودنے کے لئے بیلچے وغیرہ بھی دیئے جاتے تھے۔

جب پہلی عالمی جنگ شروع ہوئی۔ تو جرمن توپخانے نے توپ کے گولے کی طاقت سے انٹورپ بلیجم اور نیمور کو چند روز کے اندر کھنڈر بنادیا۔ رسالے گتھم گتھا ہوگئے۔ اور جب جرمن رسالے غالب آکر فرانس کے دار الحکومت پیرس تک پہنچ گئے۔ تو طے کیا گیا۔ کہ ان کو روکنے کے لئے کسی قربانی سے دریغ نہ کیا جائے۔ اس کے بعد پلٹنیں خندقوں میں گھس گئیں۔ اور رسالے مجبور ہوکر پیچھے ہٹ گئے۔ یا انہیں اپنی فوجوں کے میمنہ اور میسرہ میں تعین کردیا گیا۔ اس طرح گویا غزوۂ خندق کے کامیاب تجربے کو دوہرایا گیا۔ فریقین کی پیدل فوجیں ایک دوسرے کے خلاف مورچوں پر ڈٹ گئیں۔ اور ان کا درمیانی حصہ Nomads Land یعنی انسانی قتل گاہ قرار دیا گیا۔ کیونکہ دونوں فریق حملے کے وقت ایک دوسرے پر اس قدر گولہ باری کرتے تھے۔ کہ اس میں کئی لاکھ جانیں تلف ہوگئیں۔ اور دونوں طرف کی فوجیں غیر متحرک بن گئیں۔ جہاں قیاس یہ تھا۔ کہ جنگ چند ہفتوں کے اندر ختم ہو جائیگی۔ وہاں تین سال گذارنے کے بعد بھی خاتمہ نظر نہ آتا تھا۔ غزوۂ خندق میں مشرکین نے ایک جگہ سے خندق کو عبور کرنے کی کوشش کی تھی۔ جس میں انہیں قطعاً ناکامی ہوئی۔ اور اس کے بعد انہوں نے لڑائی ختم کردی۔ مگر اتحادیوں نے جنگ کو جاری رکھنے کا ایک دوسرا منصوبہ بنایا۔ اور یہ منصوبہ ایسے آلے کی ایجاد تھی۔ جس سے فریقین کے مورچوں کے درمیانی خطے کو کم سے کم جانی نقصان کے ساتھ طے کیا جاسکے۔ چنانچہ اس کے لئے ایسی رتھ تیار کی گئی۔ جسے بیلوں یا گھوڑوں کی بجائے مشین سے چلایا گیا۔ اور جس میں بہت سے خطرات سے محفوظ ہوکر دشمن پر حملہ کیا جاسکتا تھا۔ اس مشینی رتھ یا ٹینک کی پیش رو وہ رتھ تھی۔ جو ۱۷۶۲ء میں ایجاد ہوئی تھی۔ اور جو ہوا کے زور سے چلتی تھی۔ اس کی ایجاد کا سہرا ایک فرانسیسی کے سر تھا۔ مگر یہ اس وجہ سے کامیاب نہ ہوئی۔ کہ اسے صرف ہوا کے رخ پر چلایا جاسکتا تھا اس کے بعد ایک اور فرانسیسی نے ان پر پوڑ ملر لگایا۔ تاکہ اسے بھاپ کی مدد سے متحرک کیا جاسکے۔ مگر اس میں کامیابی نہ ہوئی۔ ۱۷۹۹ء میں نپولین نے ایک نئی قسم کی رتھ بنائی۔ جس کا نام جنگی موٹر رکھا گیا۔ اسی طرح ستر سال تک مختلف تجربے ہوتے رہے۔ مگر اطمینان بخش طور پر کامیابی کسی میں نہ ہوئی۔

اس کے بعد ۱۸۵۶ء میں ایک انگریز انجینئر نے ایسی رتھ تیار کی۔ جو دشوار گذار راستوں پر بھی چل سکے۔ لیکن برطانوی حکومت نے اسے اسی بناء پر رد کردیا۔ کہ اس سے جنگ کی ہولناکی اور بربریت بڑھ جائیگی۔ پھر جرمن انجینئر کرنل وان لیرز نے ایک ریل گاڑی پر تیز مار توپ لگائی۔ تاکہ دشمن پر گولہ باری کی جاسکے برطانوی ماہرین نے مشین گنوں کو گھوڑے پر لادکر ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے کا طریقہ نکالا۔ جس سے فن حرب کے اصولوں میں بڑا تغیر ہوا۔ لیکن ۱۹۱۴-۱۸ء کی عالمی جنگ میں خندق کے تجربے کی تجدید نے اس فوقیت کو ختم کردیا۔ تو مارچ ۱۹۱۶ء میں پہلی مرتبہ نئی قسم کا آہن پوش برطانوی مشینی رتھ میدان میں آیا۔ جس کا نام ٹینک رکھا گیا۔ اس نام کے انتخاب میں مصلحت یہ تھی۔ کہ دشمن کو اس آلۂ جنگ کا راز معلوم نہ ہوسکے۔ مگر ٹینک کی کارکردگی کا صحیح اندازہ نہیں لگایا گیا۔ لہٰذا ۱۹۱۸ء میں جب لڑائی ختم ہوگئی۔ تو اکثر حکومتوں نے اس کی طرف خاص توجہ نہ کی۔ لیکن جرمنی کی اس پر خاص توجہ رہی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ ۱۰ رمئی ۱۹۴۰ء کو جب ہٹلر نے فرانس پر حملہ کیا۔ تو اس نے ٹینک اور نئے ہوائی جہازوں کی مدد سے آناً فاناً فرانس کو دبالیا۔ اور اسی طرح سارے یورپ پر چھا گیا۔

ٹینک کئی قسم کے ہوتے ہیں۔ بعض بہت بھاری اور زرہ پوش بکتر بند ہوتے ہیں۔ ان پر عموماً رائفل مشین گن اور ٹینک گن اور ٹینک شکن گولے کا اثر نہیں ہوتا۔ وزنی ہونے کی وجہ سے ان کی رفتار کم ہوتی ہے۔ مگر ان توپوں کی مار بہت دور تک اور بڑی طاقتور ہوتی ہے۔ ایسے ٹینک ۹۵ ٹن وزن کے بھی ہوتے ہیں۔

دوسری قسم کے ٹینک کروزر کہلاتے ہیں۔ ساخت اور وزن میں ہلکے ہونے کی وجہ سے تیز رفتار ہوتے ہیں۔ ان کی توپوں کی مار بہت لمبی نہیں ہوتی۔ اور ان کا گولہ زیادہ موٹی آہنی چادر کے آر پار نہیں جاتا۔ اس کا وزن تقریباً پندرہ بیس من یا اس سے زیادہ ہوتا ہے۔

کچھ ٹینک کروزر ٹینکوں سے بھی ہلکے ہوتے ہیں۔ لیکن ہلکے ہونے سے مراد یہ ہے۔ کہ ان کے بکتر کی چادر موٹائی میں کم ہوتی ہے۔ لہٰذا وزن بھی کم ہوتا ہے۔ وہ تیز رفتار ضرور ہوتے ہیں۔ لیکن ان کے اندر بیٹھے ہوئے سپاہی بڑی توپ کے گولے سے محفوظ نہیں ہوتے بکتر بند موٹر گاڑیوں پر مشین گنیں چھوٹے دہانے کی توپیں اور خاص قسم کے کیریئر بھی ہوتے ہیں۔ جن پر مورچہ شکن چھوٹی توپیں چڑھائی جاتی ہیں۔ ان کی مدد سے معمولی سی آڑ لے کر دشمن کی پلٹن کو بھگایا جاسکتا ہے۔ انہیں (ٹرینچ مارٹر) کہتے ہیں۔ اب فوج کے اہم اعضاء وجوارح کے خصوصی ہتھیاروں کا حال سنیئے۔

پلٹن:- پلٹن کے خاص ہتھیار رائفل سنگین۔ ہلکی قسم کی مشین گن۔ ٹرینچ مارٹر اور ہلکی قسم کی ٹینک شکن توپ ہوتے ہیں۔ میدان جنگ میں فیصلہ کن لڑائی پلٹن ہی لڑتی ہے۔ اس لئے اسے ملکۂ میدان کہتے ہیں۔ پلٹن کے ہتھیار ہلکے اس لئے ہوتے ہیں۔ کہ سپاہی بلا وجہ ان کے بوجھ سے نہ تھکیں۔ ان کی مار لمبی نہیں ہوتی۔ لمبی مار کے لئے توپ خانے اور مشین گن استعمال کی جاتی ہے۔

(حدیث دفاع)

ہند چینی میں جنگ بندی کی شرائط پر امریکہ میں غم وغصہ کا اظہار

واشنگٹن ۲۳ر جولائی۔ ایوان عام کی مجلس امور خارجہ میں جان فوسٹر ڈلس نے بیان دیتے ہوئے کہا۔ کہ ہند چینی میں جنگ بندی کی بعض شرائط افسوس کے لائق ہیں۔ لیکن یہ سوال بنیادی طور پر فریقین سے تعلق رکھتا تھا۔ ویٹ ناہیوں کے حقوق پر معاہدہ جنگ بندی سے جو برا اثر پڑنے والا تھا۔ امریکہ نے اس کو کم کرنے کی کوشش کی۔ تاکہ ہند چینی کی تینوں ریاستیں آزادانہ رہ سکیں۔ امریکہ نے کانفرنس کے آخری اعلان میں شامل ہونے سے انکار کردیا۔ امریکہ کسی ایسے معاہدہ کی حمایت نہیں کرسکتا۔ جس میں طاقت کے استعمال کی دھمکی دی گئی ہو۔ امریکہ نے جداگانہ اعلان پر اس کی تائید کی ہے۔ کہ ہند چینی کے باشندوں کو اپنے مستقبل کے فیصلہ کا اختیار ہے۔

ہند چینی میں دس لاکھ اشخاص ہلاک و مجروح ہوئے

نیویارک ۲۳ر جولائی۔ اقوام متحدہ کے ترک اسلحہ بندی کمیشن کے فرانسیسی صدر جولس موچ نے کمیشن کے اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ ہند چینی کی جنگ میں فریقین کے تقریباً دس لاکھ اشخاص ہلاک ومجروح ہوئے۔ گو ان کی صحیح تعداد کبھی معلوم نہیں ہوسکتی۔

حضرت مصلح موعود کا ارشاد

اس وقت تلوار کے جہاد کی بجائے تبلیغ اسلام کا جہاد ہر مومن پر فرض ہے۔ اس لئے آپ اپنے علاقہ کے جن مسلمان اور غیر مسلموں کو تبلیغ کرنا چاہتے ہیں۔ ان کے نام پتہ جات روانہ فرمائیے پتے خوشخط ہوں۔ ہم ان کو مناسب لٹریچر روانہ کریں گے۔

عبد اللہ الٰہ دین۔ سکندر آباد دکن

پوسٹ گریجویٹ طلباء کے لئے چھیالیس وظائف کا اعلان

لاہور ۲۳ جولائی: حکومت پنجاب نے وظیفوں کی نئی سکیم کے تحت پوسٹ گریجویٹ طلبہ کے لئے ۴۶ وظائف دینے کا اعلان کیا ہے۔ یہ وظائف محض قابلیت کی بناء پر ان طلباء کو دیئے جائیں گے۔ جنہوں نے بی اے بی ایس سی کے امتحان منعقدہ ۱۹۵۴ء میں امتیازی کامیابی حاصل کی ہے۔ ایم اے کے ان طلباء کو جو ہوسٹلوں میں رہائش رکھتے ہیں۔ چالیس روپے ماہوار مع ٹیوشن فیس وظیفہ دیا جائے گا۔ اور گھر پر رہنے والوں کو پچیس روپے مع ٹیوشن فیس ایم ایس سی کے طلباء کو پچاس اور پینتیس روپے کے وظائف دیئے جائیں گے۔ حساب انگریزی اقتصادیات اور اردو کے طلباء کے لئے دو دو وظائف۔ تاریخ۔ فلسفہ۔ پولیٹیکل سائنس عربی۔ سائیکالوجی۔ فارسی۔ اسلامیات۔ علم اعداد و شمار جغرافیہ اور ایم کام کے طلباء کے لئے ایک ایک وظیفہ دیا جائے گا۔ علاوہ ازیں ایم ایس سی کی طالبات کے لئے بھی آٹھ وظائف منظور کئے گئے ہیں۔

چار ایسے وظائف طلباء کے لئے اور دو خاص وظائف ان طالبات کے لئے منظور کئے گئے ہیں۔ جو ایم اے میں انگریزی لیں۔ مزید معلومات کے لئے انسپکٹر انچارج آف سکالر شپ پنجاب ایجوکیشنل ڈیپارٹمنٹ لاہور سے رجوع کرنا چاہیئے۔

عراق کے وزیر اعظم استنبول میں

استنبول ۲۳ جولائی: عراق کے وزیر اعظم ارشد العمیری آج نجی حیثیت میں استنبول پہنچے۔

کراچی میں قومی ہنگامی کونسل کا اجلاس

کراچی ۲۳ جولائی: کل کراچی میں تمام جماعتوں کی قومی ہنگامی کونسل کا اجلاس ہوگا۔ جس میں اس سوال پر غور کیا جائے گا۔ کہ ہندوستان نے دریائے ستلج کا رخ پھیر کر جو قدم اٹھایا ہے۔ آئندہ اس کے متعلق کیا کارروائی کی جائے۔

نیو یارک ۲۳ جولائی: معلوم ہوا ہے کہ عرب ایشیائی بلاک جنرل اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں تونس اور مراکش کا سوال پیش کرے گا۔

ٹڈیوں کے حملوں کو روکنے کیلئے پنجاب میں ضروری تدابیر اختیار کرلی گئیں

لاہور ۲۳ جولائی: پنجاب نے ان ٹڈیوں سے نجات حاصل کر لی ہے جو اس سال مئی کے مہینے میں پرورش پا رہی تھیں۔ اس سال پنجاب پر ٹڈی دل نے مشرق و مغرب دونوں جانب سے حملہ کیا۔ محکمہ زراعت کی انتھک اور مسلسل مساعی میں مال اور پولیس کے محکموں نے جو امداد دی۔ اس سے پہلا حملہ تو ختم ہو گیا تھا۔ اور قبل ازیں کہ ٹڈیوں کے پر پیدا ہو جاتے۔ اور وہ مزید انڈے دینے کے قابل ہوتیں۔ انہیں تباہ کر دیا گیا تھا۔ نئے ٹڈی دل ڈیرہ غازیخاں۔ مظفر گڑھ۔ ملتان۔ منٹگمری۔ لاہور۔ شیخوپورہ اور لائلپور کے اضلاع میں گئے۔ اور غالباً مستقبل قریب میں انڈے دیں گے۔

محکمہ زراعت اس صورت حال سے بخوبی واقف ہے اور معلوم ہوا ہے۔ اس نے اس سلسلے میں ضروری پیشبندیاں کر لی ہیں۔ ٹڈیوں کو ختم کرنے کی تحصیل اور ضلع کمیٹیاں جو مختلف سرکاری محکموں کے عملے اور نمائندوں پر مشتمل ہوتی ہیں۔ ٹڈیوں پر قابو پانے کی تربیت حاصل کر چکی ہیں صوبے کے اہم مقامات پر ۱۷ ٹن بی۔ایچ۔سی زہر اور ۲۸ من ایک اور دوا ٹڈیوں کو تباہ کرنے کیلئے ذخیرہ کر لی گئی ہے۔

اٹلی اور فرانس کے درمیان ۷½ میل طویل سرنگ بنائی جائے گی

روم ۲۳ جولائی: حکومت اٹلی نے فرانس کے ساتھ ایک معاہدہ کی تصدیق کر دی ہے۔ جس کا مقصد کوہ بلانک کے نیچے ۷½ میل طویل سرنگ بنانا ہے۔ یہ پہاڑ ۱۵۷۸۲ فیٹ بلند ہے۔ مجوزہ سرنگ ۱۹½ فیٹ چوڑی ہوگی۔ اس سڑک کی راہ تورن اور پیرس کے درمیان ایک سو میل کی مسافت کم ہو جائیگی۔ اور سرنگ کی راہ ہر موسم میں آمد و رفت ہو سکے گی۔ اس کی تعمیر سے شمالی فرانس بلکہ اٹلی اور سوئٹزر لینڈ کے درمیان بھی ایک نئی راہ کھل جائیگی۔ ایک فرانسیسی کمپنی ۵۰ لاکھ پونڈ اور ایک اطالوی کمپنی ۳۰ لاکھ پونڈ خرچ کرے گی۔ اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے۔

معاہدہ کی بعض شرائط سخت ہیں لیکن بحالات موجودہ انہی کو بہتر سمجھنا چاہیئے

ہند چینی کے معاہدہ کے متعلق وزیر اعظم فرانس کی نشری تقریر

جنیوا ۲۳ جولائی: وزیر اعظم فرانس مینڈیز فرانس نے ہند چینی میں جنگ بندی کے معاہدے پر دستخط ہو جانے کے بعد ایک نشری تقریر میں کہا۔ کہ جنگ بندی کی بعض شرائط سخت ہیں۔ لیکن موجودہ حالات میں انہی کو بہتر سمجھنا چاہیئے۔

آپ نے کہا۔ کہ فرانسیسی سپاہی خطرناک حالات میں اپنی جگہ پر ڈٹے ہوئے ہیں۔ یہ انہی کی استقامت کا نتیجہ ہے۔ کہ فرانس ایسی شرط پر معاہدہ کر سکا۔ جن کے تحت وہ مشرق بعید میں قیام امن کے کام میں حصہ لے سکتا ہے۔

اس معاہدہ کے لئے رات دن گفتگو جاری رہی۔ کبھی کامیابی سے ناامیدی ہو جاتی تھی اور کبھی امید کی جھلک نظر آنے لگتی تھی۔ آخر کار معقولیت اور امن پسندی کی خواہش غالب آئی۔

مذاکرات جنیوا کی کامیابی کا سہرا وزیر اعظم فرانس کے سر ہے

جنیوا سے واپس آکر لندن میں مسٹر ایڈن کا بیان!

لندن ۲۳ جولائی: وزیر خارجہ برطانیہ مسٹر ایڈن نے جنیوا سے واپس آکر نامہ نگاروں کو بتایا کہ جنیوا کانفرنس کامیاب رہی۔ اس کانفرنس کے پہلے مرحلے میں ہند چینی کی طویل اور خونریز جنگ کو ختم کرنے کی کوشش کی گئی۔ اور دوسرے مرحلے میں عالمگیر جنگ کے امکان کو روکنے کے لئے جدوجہد کی گئی۔

جیسا کہ میں نے پہلے کہا تھا۔ کہ مصالحت اور جنگ بندی کا کام آسان نہیں۔ تصفیہ میں بڑی مشکلات پیش آئیں گی اگر معاہدہ کا نفاذ بھی اسی جذبہ سے کیا گیا۔ جس جذبہ سے معاہدہ کیا گیا ہے۔ تو اس کانفرنس سے قیام امن میں مدد ملے گی۔

اس سوال کے جواب میں کہ آیا جنیوا میں مشرقی اور مغربی طاقتوں کے نمائندوں کی گول میز کانفرنس کی کامیابی سے مزید پر امن مذاکرات کے لئے راہ صاف ہو جائے گی۔ مسٹر ایڈن نے کہا۔ کہ گول میز کانفرنس سے یقیناً کشیدگی کم ہو جائے گی۔

مسٹر ایڈن نے مزید کہا۔ کہ جنیوا کانفرنس کی کامیابی کا سہرا وزیر اعظم فرانس کے سر ہے جنہوں نے بڑے حوصلے سے اپنے ملک کی نمائندگی کرکے معاہدہ کر لیا۔ جنوب مشرقی ایشیا کے دفاعی معاہدہ کے امکان کے متعلق کہا کہ ہم نے جنیوا میں جو کچھ کیا ہے اس سے امید ہے کہ دوسرے ممالک بھی جو جنیوا کانفرنس میں شریک نہ تھے دفاعی معاہدہ میں شامل ہو جائیں گے۔ اگر ایسا ہوا تو اس سے بڑی مدد ملے گی۔

مصر نہر سویز کے قضیہ میں اس سے زیادہ جھکنے کو تیار نہیں ہے

قاہرہ ۲۳ جولائی: الاہرام رقمطراز ہے۔ کہ تصفیہ نہر سویز کے متعلق مذاکرات میں برطانیہ کو مطلع کر دیا گیا ہے۔ کہ مصر اس سے زیادہ جھکنے کو تیار نہیں۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ برطانیہ نے حکومت مصر کو جو اب ارسال کیا ہے۔ وہ ابتدائی برطانوی تجاویز سے مختلف نہیں ہے۔ لندن میں سفیر مصر مسٹر عبدالرحمٰن حقی نے منسٹر آف سٹیٹ مسٹر سیلون لائیڈ سے ملاقات کی قاہرہ میں نہر سویز کے متعلق جو مذاکرات ہو رہے ہیں۔ ان کے بارے میں گفتگو ہوئی۔ اس سے پہلے برطانیہ کی طرف سے یہ تجویز پیش کی جا چکی تھی۔ کہ نہر سویز کے متعلق مذاکرات شروع کئے جائیں۔ مسٹر حقی نے دوران گفتگو کہا۔ کہ برطانیہ کی جانب